دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اہلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: خواجہ شمس الدّین سیالوی

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاون: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۵

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۰ھ/۲۰۱۸ء

خواجہ شمس الدّین سیالوی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! اللہ تعالی نے اس دنیائے آب وگِل میں بے شمار مخلوقات پیدا کیں، ان میں انسان کو اَشرف المخلوقات کے مَنصب پر فائز فرما کر، اِنہی میں اپنے مقرَّبین اولیائے کاملین کو پوشیدہ رکھا، ان مقرَّبینِ بارگاہ کی نشانی وپہچان سے متعلق حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «خِيَارُ عِبَادِ اللهِ الَّذِينَ إِذَا رُءُوا، ذُكِرَ اللهُ»(۱) "اللہ تعالی کے بہترین بندے وہ ہیں، جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے"۔

مفسرِ قرآن، شارحِ "مشکاۃ" حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں لکھتے ہیں کہ "ان کے چہروں پر اَنوار وآثارِ عبادت ایسے ہوں کہ انہیں دیکھتے ہی رب عزّوجلّ یاد آجائے، ان کے چہرے آئینۂ خدا نُما ہوتے ہیں"(۲)۔

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند الشاميّين، ر: ۱۸۰۲۰، ۶/ ۲۹۱.

(۲) "مرآۃ المناجیح" کتاب الآداب، باب حفظ اللسان... الخ، تحت ر: ۴۸۷۱، ۴۸۷۲، ۶/۳۸۳۔

نام ونسَب

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! شمس العارفین، برہان العاشقین، پیر سیال لجپال کا سلسلۂ نَسب کچھ یُوں ہے: حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی، ابن حضرت خواجہ محمد یار، ابن میاں محمد شریف، ابن میاں برخوردار، ابن میاں تاج محمود، ابن میاں شیر کرم علی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے آباء واَجداد کئی پُشتوں سے دنیاوی عزّو جاہ اور علم وتقوی میں مُمتاز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی کے جدِّ اعلی حضرت موسی پاک شہید مُلتانی قدس سرہ کے خلیفۂ مجاز تھے۔ آپ کا سلسلۂ نَسب پچاس واسطوں سے حضرت عبّاس علمدار شہیدِ کربلا رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملتا ہے (۱)۔

تاریخِ ولادت

میرے محترم بھائیو! آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۱۴ھ / مطابق ۱۷۹۹ء کو "سیال شریف" ضلع سرگودھا، پنجاب پاکستان میں ہوئی۔

تحصیلِ علم

حضراتِ ذی وقار! حضور سیالوی قدس سرہ ساڑھے چار سال کی عمر میں حفظِ قرآنِ کریم کے لیے مکتب میں بٹھائے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی نے سات سال کی عمر میں قرآنِ کریم حفظ کر لیا، علمِ دین کی تحصیل کے لیے علاقہ پنڈی گھیپ (پنجاب) کے ایک گاؤں "میکی ڈھوک" پہنچے، ابھی فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھی تھیں کہ استاذ گرامی کا وصال ہو گیا، وہاں سے آپ مکھڈ شریف تشریف لے گئے، وہاں مولانا محمد علی مکھڈی سے تکمیل فرمائی، اسی طرح مولانا حافظ دَراز پشاوری سے بھی علم حاصل کیا۔ آپ قدس سرہ اپنے وقت کے جیّد عالمِ دین تھے (۲)۔

---

(۱) "تذکرۂ اکابرِ اہلِ سنّت" شمس العارفین حضرت خواجہ... الخ، ص۱۷۵، ملتقطاً۔

(۲) ایضاً، ص۱۷۵، ۱۷۶، ملتقطاً۔

بیعت و خلافت

حضراتِ گرامی قدر! حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ غوثِ زماں، حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تَونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے، "پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" آپ قدس سرہٗ کے فیض یافتہ تھے، آپ ملکوت صفات اور قدسی اَخلاق کے پیکر تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ لنگر سے ہر مسافر مُفلِس اور مسکین بہرہ وَر ہوتا، آپ ہر دردمند کی دُکھ بھری داستان سنتے، اور حسبِ حال اس کا مداوا فرماتے۔

شریعتِ مقدّسہ کی اتّباع و پیَروی میں اپنی مثال آپ تھے، نماز باجماعت ادا کرتے، مریدین کو بھی اتّباعِ سنّتِ مطہَّرہ کا سختی سے حکم دیتے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رُشد وہدایت کا پیغام اعلیٰ پیمانے پر عوام و خواص تک پہنچایا، اور بے شمار مریدین کو سُلوک میں درجۂ کمال تک پہنچایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیر و مرشد کی خدمت کا حق ادا کر دیا، آپ کو اپنے پیر و مرِشد سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا، بلکہ آخری عمر میں تو فنا فی الشیخ کے درجے پر فائز ہوئے۔ جب آپ نے سیال شریف میں قیام کا ارادہ فرمایا، تو ارشادِ مرِشد کے مطابق تمام اَوراد واَذکار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ، درس و تدریس کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ سال میں کئی بار پاپیادہ مرشدِ کامل کے دربار میں حاضری دیتے، اور کم و بیش چالیس دن تک وہاں قیام کرتے۔

چودہ بار حضرت پیر پٹھان کی معیّت میں تَونسہ شریف سے مہار شریف کا سفر، اس شانِ نیاز سے کیا کہ مرشدِ کامل گھوڑی پر سوار ہوتے، اور آپ حضور کا قرآنِ مجید، رِحل اور دیگر وظائف سر پر رکھے، پانی کا کوزہ دائیں ہاتھ میں، عصا اور مصلّیٰ بغل میں دبائے ساتھ ساتھ دوڑتے جاتے تھے، دیکھنے والے اس پیکرِ حُسن و جمال کی جفا

کشی اور عقیدت کشی کو دیکھ کر محوِ حیرت رہ جاتے، جبکہ اہلِ نظر اس شہبازِ معرفت کی قوّتِ پرواز کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے۔

۳۶ سال کی عمر میں جب آپ کا قلبِ انور عبادت وریاضت، اور پیرِ کامل کی نگاہِ کیمیا اثر کی برکت سے رشکِ شمس وقمر بن چکا تھا۔ تو حضرت پیر پٹھان سلیمانِ زماں حضرت خواجہ محمد سیلمان تَونسوی قدّس سرّہٗ نے آپ کو خرقۂ خلافت عطا کیا اور فرمایا: "جو شخص بیعت کی تمنّا لے کر حاضر ہو اس کی مراد بَرلائی جائے، اور اپنے اَشغال میں مصروف ہو کر اسے نظر انداز مت کر دینا"۔

مرشد سے عقیدت و محبت کا عالَم

میرے محترم بھائیو! مرشدِ اکمل سے عقیدت و محبت کا یہ عالَم تھا، کہ ایک بار ایک نورانی پیکر بزرگ حضرت پیر پٹھان قدّس سرّہٗ کے پاس تشریف لائے، اور کچھ دیر محوِ گفتگو ہو کر رخصت ہو لیے، ان کے جانے کے بعد حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ "یہ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے، جو شخص ان کی زیارت کرنا چاہتا ہے جائے اور زیارت کرے" تمام حاضرین دیوانہ وار ان کے پیچھے چلے گئے، مگر حضرت خواجہ شمس العارفین وہیں بیٹھے رہے، حضرت خواجہ شاہ سلیمان قدّس سرّہٗ نے فرمایا کہ "مَولوی! تمہیں حضرت سیّدنا خضر کی زیارت کا اشتیاق نہیں ؟!" عرض کی: میرے لیے اسی کی زیارت کافی ہے جس کی ملاقات کے لیے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام چل کر تشریف لائے ہیں۔ اس خُلوص و محبت پر حضرت پیر پٹھان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت خوش ہوئے اور دعا کی کہ "اللہ سائیں میرے سیال کو رنگ لائیں" اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ چہار دانگ عالَم سے جامِ عرفان کے مُتَلاشی پروانہ وار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے، اور تسکینِ دل وجاں اور منزلِ مراد حاصل کرتے۔

تاریخِ وصال

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! حضرت خواجہ شمس العارفین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وِصال ۲۴ صفر المظفر ۱۳۰۰ھ/مطابق جنوری ۱۸۸۳ء میں ہوا۔ آپ قدّس سرّہٗ کا مزار "سیال شریف" ضلع سرگودھا، پنجاب پاکستان میں مرجعِ خلائق ہے[1]۔

دعا

اے اللہ! ہم سب کو بزرگانِ دین کے فُیوض وبرکات سے مالامال فرما، ان کا ادب واحترام بجالانے اور عقیدت ومحبت رکھنے کی سوچ عنایت فرما، ہمیں ظاہری وباطنی طہارت کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، اور تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یاربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

(۱) ایضًا، ص۱۷۶-۱۷۹، ملتقطاً۔